© rasailojaraid.com


بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کلمۃ الحرمین

# تَرَکْتُ فِیْکُمْ اَمْرَیْنِ

(الحدیث)

سرزمینِ عرب کے باسی جاہل تھے، گنوار تھے —— تہذیب و تمدن کی روشنی سے کوسوں دور یہ وہ لوگ تھے کہ جن کی تاریخ قبائلی جھگڑوں، خاندانی منافرتوں، اور ان کی بناء پر نہ ختم ہونے والی خوں آشام جنگوں سے عبارت تھی —— ہر وہ برائی جو انہیں اپنے اسلاف سے ورثہ میں ملی تھی، ان کے نزدیک قابلِ نفرت نہ تھی۔ —— اور ہر وہ نیکی جسے ان کے آباؤ اجداد ٹھکرا چکے تھے، اس میں ان کے لیے کوئی جاذبیت نہ تھی —— ان کا وجود زندگی کی ہر سعادت کی نفی کرتا تھا —— تاہم یہی زندگی ان کی نظروں میں باعثِ سعادت بھی تھی اور باعثِ سیادت بھی! —— اپنے اندوہناک ماضی پر انہیں فخر تھا اور حال کی پستیوں پر ناز! —— وہ جس روش پر چل رہے تھے، اسی پر چلتے رہنا چاہتے تھے —— جس تیرہ و تاریک ماحول میں سانس لے رہے تھے، اسی سے مانوس بھی تھے —— اس ماحول سے باہر نکلنا انہیں گوارا نہ تھا، اور اس ظلمت کدہ میں روشنی کی ایک کرن بھی ان کے لیے ناقابلِ برداشت تھی —— لیکن نہیں جانتے تھے کہ یہی وہ ظلمتکدہ تھا جو مستقبل قریب میں روشنی کے برجویا کی نگاہوں کا مرکز بننے والا تھا —— یہی وہ افق تھا جس پر عنقریب آفتابِ جہاں تاب طلوع ہونے والا تھا —— یہی وہ بنجر و سنگلاخ زمین تھی جسے قدرت نے اپنے انعامات کی بارش کے لیے منتخب فرما لیا تھا —— اور یہی وہ خطۂ زمین تھا کہ جس کے رہنے والوں کو اللہ رب العزت کی آخری، لازوال اور بزرگ و برتر

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com


کتاب کی اوّلین مخاطبت کا شرف حاصل ہونے والا تھا!

---

اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ ۝ خَلَقَ الْإِنسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۝
اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ ۝ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۝ عَلَّمَ الْإِنسَانَ
مَا لَمْ يَعْلَمْ ۝ (العلق: ۱تا۵)

"پڑھ اپنے رب کے نام سے، جس نے (جملہ عالم کو) پیدا کیا ——
انسان کو خون کی پھٹکی سے بنایا — پڑھ اور تیرا رب بڑا ہی کریم ہے، جس
نے قلم کے ذریعے علم سکھایا —— اور انسان کو وہ کچھ سکھایا جسے وہ نہیں
جانتا تھا!"

یہ وحی کی ابتداء تھی، قرآنِ مجید کے نزول کا آغاز تھا —— کتابِ ہدیٰ
کا وہ پہلا سبق تھا جس نے سسکتی، تڑپتی، دم توڑتی انسانیت کو چونکا دیا تھا

اُتر کر حراء سے سوئے قوم آیا
اور اِک نسخۂ کیمیا ساتھ لایا

تیئس برس تک آسمانوں سے قرآنِ مجید کے نزول کا سلسلہ جاری رہا، اور
صاحبِ قرآن (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اپنے قول و عمل سے تعلیمِ قرآن کا مقدس
فریضہ سرانجام دیتے رہے —— تا آنکہ قرآنِ مجید کی یہ آیت نازل ہوئی:

"اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي
وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا —— الآية" (المائدة: ۳)

"آج کے دن میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا، تم پر اپنی نعمت
پوری کر دی —— اور میں نے اسلام کو تمہارے لیے دین پسند فرما لیا۔"

اس آیت کے نزول کے تقریباً تین ماہ بعد، محسنِ انسانیت، حضرت
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رفیقِ اعلیٰ کی جانب تشریف لے گئے ——
بوقتِ رخصت آپؐ نے امت کو یہ وصیت فرمائی:

"تَرَكْتُ فِيكُمْ أَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا
كِتَابُ اللهِ وَسُنَّةُ رَسُولِهِ"

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



"میں تم میں دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں، جب تک تم ان سے تمسک کیئے رہو گے، ہرگز گمراہ نہیں ہو گے ـــــ ان میں سے ایک اللہ کی کتاب ہے، اور دوسری اس کے رسولؐ کی سُنّت!"

---

اقوام و ملل کی تاریخ میں تیئس سال کا عرصہ انتہائی مختصر عرصہ ہے ـــــ تاہم ان چند ہی سالوں میں وہ انقلاب عظیم رونما ہوا کہ پوری انسانی تاریخ جس کی تمثیل و نظیر پیش کرنے سے قاصر ہے ـــــ عرب کے اس ظلمتکدہ سے انسانی عظمتوں کے جو پہاڑ نمودار ہوئے، ان کی وسعت و بلندی اور دلکشی و رعنائی کا تصور بھی موجودہ دور کے انسانوں کے فہم و ادراک کی سرحدوں سے باہر ہے ـــــ یہ وہی تو تھے کہ دشمن کی کھوپڑیوں میں شراب پینے اور ایک دوسرے کا گلا کاٹنے میں فخر محسوس کرتے تھے ـــــ لیکن اب یہی وہ لوگ تھے کہ پوری دنیا کو شرافت و انسانیت، رحم و مروت، صلح و آشتی، امن و انصاف اور تہذیب و تمدن کا درس دے رہے تھے ـــــ عرب کے تپتے ہوئے صحراؤں سے رحمت کی جو گھٹائیں اٹھیں، دیکھتے ہی دیکھتے انہوں نے پوری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لیا ـــــ زمین کی وسعتیں شہسوارانِ اسلام کے سامنے سمٹ گئیں، اور سمندروں کی لہروں نے اچھل اچھل کر ان کی رکابوں کو بوسے دیئے ـــــ افریقہ کے ریگزار ہوں یا چین کے چٹیل پہاڑ، سرزمین اندلس ہو یا بتکدۂ ہند ـــــ مجاہدوں کے قافلے ہر جگہ پہنچے اور ہر ہر منزل پر اپنے قدموں کے ایسے نشانات چھوڑ گئے کہ حوادثِ زمانہ کی تند و تیز موجیں جنہیں نہ آج تک مٹا سکی ہیں، نہ آئندہ کبھی مٹا سکیں گی! ـــــ دنیا کی کوئی قوم انہیں جنگ میں نیچا دکھا سکی، نہ امن میں ـــــ نہ معیشت میں، نہ معاشرت میں ـــــ نہ سیاست میں، نہ امارت میں ـــــ نہ سیادت میں، نہ عدالت میں ـــــ نہ صداقت میں، نہ دیانت میں ـــــ نہ امانت میں، نہ شرافت میں نہ علم میں نہ ہنر میں ـــــ نہ تہذیب میں، نہ تمدن میں ـــــ نہ حریت میں، نہ مساوات میں ـــــ نہ محبت میں اور نہ اخوت میں:

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com



"وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖۤ اِخْوَانًا ج وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا ـــ الآية!"

(آلِ عمران: ۱۰۳)

"اللہ کی اس نعمت کو یاد کرو، جب تم (ایک دوسرے کے) دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں میں الفت ڈال دی، چنانچہ اس کی نعمت کے سبب تم بھائی بھائی بن گئے ـــ اور تم (ہلاکت کی) آگ کے گڑھے کے کنارے پر تھے، تو اس نے تمہیں اس سے بچا لیا!"

---

آپ نے غور فرمایا، یہ انقلابِ عظیم رونما ہوا تو کیوں کر؟ ـــ صحرانشینانِ عرب شاہِ دوراں بن گئے تو کیسے؟ ـــ واللہ، یہ اسلام ہی کی برکت تھی، کہ جو صرف اور صرف کتاب و سنّت سے عبارت ہے اور انہی میں منحصر! ـــ آسمانوں سے قرآنِ مجید نازل ہوتا تھا، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زبان و عمل سے اس کی تبیین فرماتے تھے ـــ اللہ کا قرآن، اور زبانِ رسالت ترجمان سے اس کا بیان، اس وقت یہ دو ہی چیزیں تو تھیں، جن کی اتباع نے اسلامیانِ عرب کو دنیا والوں کی نگاہوں میں قابلِ رشک بنا دیا تھا ـــ "لا الٰہ الا اللہ" کی انقلابی آواز سے جو غلغلہ بپا ہوا ـــ اور پھر کتاب و سنت کی بنیادوں پر اخلاق و آداب، معیشت و اقتصاد، علوم و فنون، تعلیم و تربیت، صنعت و حرفت، زراعت و تجارت، انتظام و انصرام، عدل و انصاف، قانون و سیاست اور حکمرانی و جہانبانی کی جو پُرشکوہ اور سربفلک عمارتیں تعمیر ہوئیں، وہ آج بھی اقوامِ عالم کی راہنمائی کرتی نظر آتی ہیں!

---

لیکن آج ـــ؟

آج اگر مسلمان ہر میدان میں بری طرح پِٹ رہا ہے، بلکہ مسلمانانِ عالم کا تقریباً ہر معاشرہ تنزل و انحطاط کا شکار ہے، تو باور کیجئے کہ اس کی وجہ صرف اور صرف

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کتاب وسنّت سے اعراض ہے ــــــ حضورؐ کے اس فرمان کہ "جب تک کتاب وسنّت سے متمسک کیے رہو گے، ہرگز گمراہ نہیں ہو گے" ــــــ کا ایک لازمی نتیجہ یہ بھی ہے کہ ان کے بغیر فلاح و ہدایت کا تصوّر ہی بے معنی ہے ــــــ چنانچہ وطنِ عزیز پاکستان میں ملّت کا قافلہ اگر گزشتہ تینتالیس سال سے تاریکیوں میں بھٹک رہا ہے تو اس کی وجہ بھی یہی ہے کہ یہاں کتاب وسنّت کی حکمرانی کے صرف نعرے ہی لگتے رہے، عملاً ان سے وفا نہیں کی گئی! ــــــ حالانکہ اس امت کے پچھلے لوگوں کی اصلاح بھی اسی طریقے سے ممکن ہے، جس سے اس کے پہلوں کی اصلاح ہوئی تھی ــــــ توحیدِ ربِّ ذوالجلال اور اسوۂ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع، یا بالفاظِ دیگر، کتاب وسنّت سے متمسک ہی ایک بندۂ مومن کی میراث ہے اور اس کی سب سے بڑی متاع بھی! ــــــ یقین جانیے، اس کائنات کی سب سے بڑی حقیقت تو یہی ہے کہ:

"وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا" (الاحزاب: ۷۱)

"جس نے اللہ ربّ العزت اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی، تو بلاشبہ وہ بہت بڑی کامرانی سے ہمکنار ہو گیا!"

یہی اللہ ربّ العزت کا اعلان ہے ــــــ یہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے ــــــ یہی صحابہ کرامؓ کا طرزِ عمل ہے ــــــ یہی ائمۂ دین کی راہ ہے ــــــ اور یہی "کلمۃ الحرمین" بھی کہ:

"امتِ مسلمہ اگر اپنی عظمتِ رفتہ کو بحال کرنا چاہتی ہے، تو اسے صرف اور صرف کتاب وسنّت کے دامنوں میں پناہ لینا ہو گی!"

ــــــ معزز قارئینِ کرام کیا اس مشن میں ہمارے رفیق کار بن کر ہم سے تعاون فرمائیں گے؟ ــــــ جزاکم اللہ!

(الداعی الی الخیر: اکرام اللہ ساجد)

© rasailojaraid.com